از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 28 اکتوبر 1955

راجہ بہادر کاملکشیا نارائن سنگھ و دیگراں
بنام
دی کلیکٹر اینڈ ڈپٹی کمشنر آف ہزاری باغ و دیگراں

[ایس آر داس، ایکٹنگ چیف جسٹس، ویوین بوس، جگندھا داس، جعفر امام اور چندر شیکھر اایئر جسٹس صاحبان]

بہار لینڈ ریفارمز ایکٹ، 1950 (بہار ایکٹ XXX، سال 1950)، دفعہ 3(1)، 4(h)، 4 (a)، 5، 7- جاگیر میں شامل زمین پر کھڑی عمارتیں- جنوری 1946 کے پہلے دن کے بعد منتقلی- جاگیر کو ریاست میں شامل ہونے کے طور پر مطلع کیا گیا- دفعہ 4(h) کے تحت منتقلی کو نوٹس- منتقل شدہ جائیدادوں کو ریاست میں رکھنے کا نوٹیفکیشن- جواز- دفعہ 4(h)، چاہے الٹرا وآئیرس ہو۔

29 دسمبر 1947 کو، درخواست گزار نمبر 1 نے C (ایک کمپنی) کو کچھ جائیدادوں کے پٹہ پر عمل درآمد کیا جو اس کی جائیداد میں شامل زمینوں اور عمارتوں پر مشتمل تھی۔ اس کے بعد، 1949 میں انہوں نے تصفیے کے ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا جس کے تحت انہوں نے جائیدادوں کو تین ٹرسٹیز، یعنی خود اور درخواست کنندگان 2 اور 3 کو منتقل کر دیا۔ بہار لینڈ ریفارمز ایکٹ، 1950 (بہار ایکٹ XXX، سال 1950) 25 ستمبر 1950 کو نافذ ہوا، اور 3 نومبر 1951 کو ریاست بہار نے ایکٹ کی دفعہ 3(1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں اعلان کیا گیا کہ درخواست گزار نمبر 1 کی جائیداد ریاست میں منتقل ہو گئی تھی اور اس میں شامل ہو گئی تھی۔ ایکٹ کی دفعہ 4(h) کے تحت کلکٹر کی طرف سے سی کو نوٹس جاری کیا گیا تھا اور 4 مارچ 1954 کو ریاستی حکومت نے دفعہ 3(1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں ریاست میں زیر بحث جائیدادوں کو ریاست میں منتقل کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ درخواست کنندگان کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ اطلاح شدہ جاگیر میں شامل

زمین پر کھڑی عمارتیں ریاست میں نہیں ہیں، اس بنیاد پر کہ (1) درخواست گزار نمبر 1 کی جائیداد ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت ریاست میں نہیں ہے بلکہ دفعہ 4 کی توضیعات کی بنا پر، (2) کہ ایکٹ میں "جاگیر" کی تعریف صرف زمین کی بات کرتی ہے اور اس پر کسی عمارت کی نہیں، (3) کہ ملکیت کی تاریخ پر، عمارتوں کو دفعہ 4(a) کے معنی میں اطلاح شدہ جاگیر کے کرایے کی وصولی کے لیے دفتر یا کچہری کے طور پر استعمال نہیں کیا گیا تھا، اور (4) یہ کہ دفعہ 4(h) آئین سے متصادم ہے کیونکہ یہ درخواست کنند گان کے کمپنی سے کرایہ وصول کرنے کے بنیادی حق پر غیر معقول پابندی عائد کرتی ہے۔

حکم ہوا کہ (1) آیا درخواست گزار نمبر 1 کی جائیداد دفعہ 3 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی وجہ سے یا دفعہ 4 کی دفعات کی وجہ سے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ دونوں صورتوں میں تفویض ہوئی تھی۔

(2) اگرچہ "جاگیر" کی تعریف میں لفظ لینڈ استعمال کیا گیا ہے اور لفظ بلڈنگ کا کوئی ذکر نہیں ہے، لیکن دفعہ 4، 5 اور 7 کی توضیعات قانون سازیہ کے ارادے کو ظاہر کرتی ہیں کہ وہ محض ایک اطلاح شدہ جاگیر کی زمین کو ریاست میں شامل کرنے سے زیادہ کچھ شامل کرے۔ دفعہ 4(a) کے تحت، ایک مخصوص تفصیل کی عمارتیں و دیگر اں چیزیں ریاست میں بالکل دفعہ 3 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت پر عائد ہوتی ہیں۔ دفعہ 5 اور 7 کے تحت، اس میں مذکور عمارتوں کو ریاست کی طرف سے ثالث کے ساتھ آباد کیا گیا سمجھا جاتا ہے اور یہ صرف اس مفروضے پر ہو سکتا ہے کہ وہ عمارتیں جو ریاست میں ہیں، ثالث ریاست کے تحت آباد کار ہے۔

(3) دفعہ 4(a) اور 4(h) کو ایک ساتھ پڑھنا چاہیے۔ دفعہ 4(h) کے تحت، جس استعمال کے لیے عمارت کو جنوری 1946 کے پہلے دن کے بعد اس کی منتقلی سے پہلے رکھا گیا تھا، اور اس کے بعد نہیں، کلکٹر کا تعلق اس بات سے تھا کہ جنوری 1946 کے پہلے دن کے بعد اس کی منتقلی کے بعد اس کا کیا استعمال کیا گیا تھا۔ اگر اطلاح شدہ جاگیر میں شامل کسی عمارت کی منتقلی جنوری 1946 کے پہلے دن کے بعد کی گئی تھی جو منتقلی کی تاریخ سے فوراً پہلے اس طرح کی جاگیر کے کرایہ کی وصولی کے لیے

بنیادی طور پر دفتر یا کچہری کے طور پر استعمال کی گئی تھی تو منتقلی دفعہ 4(h) کے تحت کالعدم ہونے کا ذمہ دار ہوگی اور نوٹیفکیشن کی اشاعت پر عمارت بالکل ریاست میں ہوگی اور دفعہ 4(a) کی توضیعات کو اسی کے مطابق پڑھا جانا چاہیے۔ اور

(4) دفعہ 4(h) کے تحت کلکٹر کے اختیارات، جتنا وسیع ہیں، اتنے مطلق یا من مانی نہیں ہیں جیسا کہ تجویز کیا گیا ہے۔ دفعہ 4(h) جائیدادوں کے حصول کے جائز طور پر نافذ کردہ قانون کا ایک حصہ ہے اور اس مشینری کا ایک لازمی حصہ ہے جس کے ذریعے جائیداد کا حصول ہوتا ہے۔ لہذا، درخواست کنندگان کے بنیادی حق پر کوئی غیر معقول پابندی عائد کرنے والا ایکٹ یا اس کا دفعہ 4(h) پیدا نہیں ہوتا ہے۔ یہ ایکٹ جس میں اس کی دفعہ 4(h) بھی شامل ہے، آئین کے آرٹیکل 31-A کے ذریعے محفوظ ہے۔

بنیادی دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 217، سال 1955۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے بھارت کا آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت۔

درخواست کنندگان کی طرف سے این سی چٹرجی، (ویر سین ساہنی اور گنپت رائے، ان کے ساتھ)۔

لال نارائن سنہا، (بجرنگ سہائی اور ایس پی ورما، ان کے ساتھ)، مدعا نمبر 2 کے لیے۔

28.1955 اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ امام جسٹس نے دیا۔

درخواست کنندگان نے یہ درخواست آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دائر کی ہے جس میں دعوی کیا گیا ہے کہ درخواست کے ساتھ منسلک گوشوارہ میں بیان کردہ اور "A" (جسے اس کے بعد متنازعہ جائیداد کہا گیا ہے) کے طور پر نشان زد عمارتیں اور زمینیں بہار لینڈ ریفارمز ایکٹ، 1950 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کی توضیعات کے تحت ریاست بہار میں نہیں تھیں۔ درخواست گزار نمبر 1 اپنی انفرادی حیثیت میں ایک وقت میں متنازعہ جائیدادوں کا مالک تھا جو ہزاری باغ کے

کلکٹری ٹ کے توزی نمبر 28 کے اندر واقع ہے۔ 29 دسمبر 1947 کو درخواست گزار نمبر 1 نے مالک کے طور پر متنازعہ جائیدادوں کو منرل ڈویلپمنٹ لمیٹڈ (جسے اس کے بعد کمپنی کہا جاتا ہے) نامی کمپنی کو پٹہ پر دیا۔ کمپنی نے متنازعہ جائیدادوں پر قبضہ کر لیا اور کرایہ ادا کر رہی ہے۔ 7 اپریل 1949 کو درخواست کنندگان نمبر 1 نے اپنی انفرادی حیثیت میں تصفیے کے ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا جس کے تحت اس نے متنازعہ املاک کو تین ٹرسٹیز، یعنی خود اور درخواست کنندگان 2 اور 3 کو منتقل کر دیا۔ کمپنی تب سے ٹرسٹیز کو کرایہ ادا کر رہی ہے۔ یہ قانون 25 ستمبر 1950 کو نافذ ہوا۔ 3 نومبر 1951 کو ریاستی حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 3(1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں اعلان کیا گیا کہ درخواست گزار نمبر 1 کی جائیداد اس میں مخصوص انفرادی حیثیت میں ریاست میں منتقل ہو گئی تھی اور اس میں شامل ہو گئی تھی۔ 26 اکتوبر 1953 کو ایکٹ کی دفعہ 4(h) کے تحت کلکٹر کی طرف سے کمپنی کو ایک نوٹس جاری کیا گیا، اور 4 مارچ 1954 کو ریاستی حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 3 (1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں مذکورہ بالا تصفیے کے دستاویز اور تصفیے کے دیگر دستاویز کے تحت آنے والی جائیدادوں کو ریاست میں شامل کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا جس سے ہمارا تعلق نہیں ہے۔ کمپنی نے ماتحت جج، ہزاری باغ عدالت میں ریاست بہار کے خلاف ایک حقِ دعویٰ نمبر 33، سال 1951 قائم کیا جس میں اپنے دعوے کی بنیاد درخواست گزار نمبر 1 کے ذریعے اپنی انفرادی صلاحیت میں انجام دیے گئے کان کنی کے پٹہ پر رکھی گئی تھی جس کی صداقت کو ریاست نے چیلنج کیا تھا۔ درخواست گزار نمبر 1 کو ان کی انفرادی حیثیت میں اس مقدمے میں فریق بنایا گیا تھا۔ کمپنی نے ریاست بہار کے خلاف سال 1954 میں ایک حقِ دعویٰ نمبر 9 بھی دائر کیا جس میں درخواست گزار نمبر 1 کو ان کی انفرادی حیثیت میں ایک فریق بنایا گیا جس نے ایکٹ کی دفعہ 4(h) کے تحت 26-10-1953 کے نوٹس کے اجرا کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا۔ 11 نومبر 1954 کو ریاست بہار نے حقِ دعویٰ نمبر 53، سال 1954 دائر کیا جس میں کمپنی، درخواست گزار نمبر 1 اپنی انفرادی حیثیت میں، تینوں ٹرسٹیز و دیگراں کو فریق بنایا گیا۔ اس مقدمے کے ذریعے ریاست بہار نے کمپنی کے حق میں پٹہ کی صداقت اور ٹرسٹیز کے حق میں تصفیے کے دستاویز کو چیلنج کیا۔

اس کے تعین کے لیے اصل سوال یہ ہے کہ دفعہ 3 کے تحت اور ایکٹ کے دفعہ 4(a) کی توضیعات کی بنیاد پر نوٹیفکیشن کی اشاعت پر ریاست کو کیا حق حاصل ہے؟ جناب چٹرجی کے مطابق متنازعہ جائیدادیں ریاست میں نہیں تھیں، جو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ایکٹ میں "جاگیر" کی تعریف کو مد نظر رکھتے ہوئے، اگر کوئی نوٹیفکیشن کی اشاعت پر ریاست کے پاس کچھ بھی ہے تو وہ اطلاح شدہ جاگیر میں شامل زمین تھی۔ اگرچہ متنازعہ جائیدادیں اطلاح شدہ جاگیر کی زمین پر تھیں، لیکن وہ ریاست میں نہیں تھیں، کیونکہ "جاگیر" کی تعریف صرف زمین کی بات کرتی ہے اور اس پر کسی عمارت کی نہیں۔ دفعہ 3 کے تحت نوٹیفکیشن محض ایک اعلامیہ تھا اور اصل میں دفعہ 4(a) کے تحت ہوا۔ متنازعہ جائیدادوں کی حوالگی کی تاریخ کو درخواست گزار نمبر 1 کی اطلاح شدہ جاگیر کے کرایے کی وصولی کے لیے دفتر یا کچہری کے طور پر استعمال نہیں کیا گیا تھا، جس نے ایکٹ کے نفاذ اور دفعہ 3 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت سے بہت پہلے اپنے حق، حق اور سود سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ دوسری طرف ریاست بہار کی جانب سے جناب سنہا نے دلیل دی کہ ایکٹ کی دفعہ 4، 5 اور 7 کی توضیعات پر غور کرنے پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایکٹ میں ریاست میں کسی جاگیر میں موجود زمین سے زیادہ کچھ سمجھا گیا ہے اور متنازعہ جائیدادیں دفعہ 3 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت پر ریاست میں موجود ہو سکتی ہیں اور ہوتی ہیں۔

ہماری رائے میں، موجودہ معاملے میں اس بات کا کوئی اثر نہیں ہے کہ آیا اطلاح شدہ جاگیر دفعہ 3 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی وجہ سے ریاست میں ہے یا ایکٹ کے دفعہ 4 کی توضیعات کی وجہ سے، کیونکہ دونوں صورتوں میں ایک تفویض ہوئی تھی۔ اگرچہ لفظ زمین "جاگیر" کی تعریف میں استعمال ہوتا ہے، دفعہ 4 5 اور 7 کی توضیعات اس زمین سے زیادہ کچھ شامل کرنے کا ضروری ارادہ ظاہر کرتی ہیں جب کوئی جائداد ریاست میں ہو۔ دفعہ 4(a) کے تحت یہ نہ صرف جاگیر ہے بلکہ ایک مخصوص تفصیل کی عمارتیں و دیگر اس چیزیں بھی ہیں جو دفعہ 3 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت پر بالکل ریاست میں مضمر ہیں۔ دفعہ 5 اور 7 کے تحت اس میں مذکور عمارتیں بھی ریاست میں ہیں، کیونکہ زیر بحث عمارتوں کو ریاست کے ذریعہ آباد سمجھا جاتا ہے جس پر ثالث کا قبضہ ہوتا ہے۔ یہ صرف اس

مفروضے پر ہو سکتا ہے کہ ریاست میں موجود یہ عمارتیں اور قبضہ میں موجود شخص ریاست کے تحت آباد ہونے کے برابر تھا۔

موجودہ معاملے میں دفعہ 3 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ کو متنازعہ جائیدادوں کے بارے میں کہا گیا تھا کہ وہ کمپنی کے قبضے میں بطور کرایہ دار ہیں اور درخواست گزار نمبر 1 کا اس میں کوئی حق، حق یا مفاد نہیں تھا کیونکہ اس نے اپنے کرایہ دار کی واپسی کو تصفیے کے دستاویز کے ذریعے ٹرسٹی کو منتقل کر دیا تھا۔ لہذا ہم یہ فرض کر سکتے ہیں کہ نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ پر متنازعہ جائیدادوں کو بنیادی طور پر درخواست گزار نمبر 1 کی اطلاح شدہ جاگیر کے کرایے کی وصولی کے لیے دفتر یا کچہری کے طور پر استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ اس لیے دفعہ 4(a) میں پائے جانے والے لفظ "استعمال شدہ" کی تشریح کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ دفعہ 4 کی اس شق میں واضح طور پر یہ نہیں کہا گیا ہے کہ کرایہ جمع کرنے کے لیے بنیادی طور پر دفتر یا کچہری کے طور پر استعمال ہونے والی عمارت کو نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ پر استعمال کیا جانا چاہیے۔ اس شق میں "ایسی جائیداد کے کرایے کی وصولی کے لیے بنیادی طور پر دفتر یا کچہری کے طور پر استعمال ہونے والے الفاظ" کو دفعہ 4(h) کی توضیعات کی روشنی میں پڑھا جانا چاہیے جہاں اسی طرح کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ دفعہ 4(h) کے تحت کلکٹر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی عمارت میں کسی بھی قسم کے سود کی منتقلی کے حوالے سے پوچھ گچھ کرے جو بنیادی طور پر اس طرح کی جائیداد کے کرایہ کی وصولی کے لیے دفتر یا کچہری کے طور پر استعمال ہوتی ہے، اگر منتقلی جنوری 1946 کے پہلے دن کے بعد کسی بھی وقت کی گئی تھی۔ اگر مناسب تفتیش پر کلکٹر مطمئن ہو کہ اس طرح کی منتقلی ایکٹ کی توضیعات کو شکست دینے یا ریاست کو نقصان پہنچانے یا زیادہ معاوضہ حاصل کرنے کے مقصد سے کی گئی تھی، تو کلکٹر، متعلقہ فریقوں کو نوٹس دینے اور ان کی سماعت کرنے کے بعد اور ریاستی حکومت کی سابقہ منظوری کے ساتھ، منتقلی کو کالعدم قرار دے سکتا ہے اور اس کے تحت دعوی کرنے والے شخص کو اپنے قبضے سے الگ کر سکتا ہے۔ ان دفعات سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ اگر کسی عمارت کو بنیادی طور پر کرایہ وصول کرنے کے لیے دفتر یا کچہری کے طور پر استعمال کیا گیا تھا اور ایسی عمارت کو جنوری 1946 کے پہلے دن کے بعد منتقل کیا گیا تھا، تو منتقلی کو کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے

اگر دفعہ 4(h) میں مذکور حالات قائم ہو چکے ہوں۔یعنی ان توضیعات کے تحت جس استعمال کے لیے عمارت کو جنوری 1946 کے پہلے دن کے بعد اس کی منتقلی سے پہلے رکھا گیا تھا اور اس کے بعد نہیں، کلکٹر کا تعلق اس بات سے تھا کہ جنوری 1946 کے پہلے دن کے بعد اس کی منتقلی کے بعد اس کا کیا استعمال کیا گیا تھا۔ بصورت دیگر قرار دینا دفعہ 4(h) کی توضیعات کو بے معنی بنانا ہو گا۔جب کوئی مالک ایسی کسی عمارت کو منتقل کرتا ہے، تو یہ ضروری ہے کہ اس کے بعد اس عمارت کو اس نے اپنی جائیداد کے کرایہ کی وصولی کے لیے دفتر یا کچہری کے طور پر استعمال نہیں کیا تھا۔ اگر منتقلی جنوری 1946 کے پہلے دن سے پہلے کی گئی تھی تو دفعہ 4(h) کی توضیعات لاگو نہیں ہوں گی اور اس طرح کی منتقلی منسوخ ہونے کی ذمہ دار نہیں ہو گی اور اس طرح منتقل شدہ عمارت اس جاگیر کا احاطہ کرنے والے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ پر ریاست میں نہیں ہو گی جس پر ایسی عمارت کھڑی ہے۔ اگر، دوسری طرف، یہ منتقلی جنوری 1946 کے پہلے دن کے بعد کی گئی تھی، تو ایک اطلاح شدہ جاگیر پر مشتمل عمارت، جسے منتقلی کی تاریخ سے فوراً پہلے بنیادی طور پر دفتر یا کچہری کے طور پر استعمال کیا گیا تھا، اس طرح کی جاگیر کا کرایہ وصول کرنے کے لیے منتقلی دفعہ 4(h) کے تحت کالعدم ہونے کا ذمہ دار ہو گی اور یہ نوٹیفکیشن کی اشاعت پر بالکل ریاست میں ہو گی اور دفعہ 4(a) کی توضیعات کو اسی کے مطابق پڑھا جانا چاہیے۔ دفعہ 4(a) کی توضیعات کو جناب چٹرجی کے تجویز کردہ طریقے سے سمجھنا غیر معقول ہو گا۔ ایکٹ کی اسکیم کو ذہن میں رکھنا ہو گا اور دفعہ 4(a) اور 4(h) کی توضیعات کو ایک ساتھ پڑھنا ہو گا۔ درخواست کنندگان نے اپنی عرضی میں اس بات پر زور نہیں دیا تھا کہ متنازعہ جائیدادوں کو درخواست گزار نمبر 1 کے اطلاح شدہ جاگیر کے کرایہ کی وصولی کے لیے یکم جنوری 1946 سے پہلے یا کمپنی کے حق میں پٹہ سے پہلے دفتر یا کچہری کے طور پر استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ ریاست کی جانب سے حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ متنازعہ جائیدادوں کو پٹہ کی تخلیق سے پہلے کچہری کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا اور انہیں کان کنی کے کسی بھی عمل کے سلسلے میں استعمال نہیں کیا جا رہا تھا۔ ہماری رائے میں، اگر دفعہ 4(h) کے تحت تفتیش کے نتیجے میں درخواست گزار نمبر 1 کی طرف سے متنازعہ جائیدادوں کی منتقلی کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے تو متنازعہ جائیدادوں کو ریاست میں شامل

سمجھا جانا چاہیے، کیونکہ انہیں درخواست گزار نمبر 1 کی طرف سے کی گئی منتقلی سے پہلے کرایہ کی وصولی کے لیے دفتر یا کچہری کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا گیا کہ دفعہ 4(h) آئین سے بالاتر ہے، کیونکہ اس نے درخواست کنندگان کے کمپنی سے کرایہ وصول کرنے کے بنیادی حق پر غیر معقول پابندی عائد کی ہے، کیونکہ اس کے حق میں منتقلی دفعہ 4(h) کے تحت اسے جاری کردہ نوٹس سے متاثر ہوئی تھی۔ کلکٹر کے نوٹس جاری کرنے کے حکم یا اس کی طرف سے دیے گئے منسوخی کے حکم کے خلاف ایکٹ میں کوئی اپیل یا جائزہ فراہم نہیں کیا گیا تھا۔ کلکٹر کے پاس منتقلی کو کالعدم قرار دینے اور اس کے تحت قبضے میں موجود شخص کو بے دخل کرنے کا مکمل اختیار رہ گیا تھا۔ دفعہ 44(h)، تاہم، کلکٹر کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ متعلقہ فریقین کو معقول نوٹس دے اور انہیں سنے۔ اس طرح کی منسوخی یا بے دخلی جس کا وہ حکم دے سکتا ہے، ریاستی حکومت کی سابقہ منظوری کے ساتھ ہونی چاہیے اور وہ ایسی شرائط پر ایسا کرنے پر مجبور ہے جو اس کے لیے منصفانہ اور مساوی ہو سکتی ہیں۔ اس لیے طاقت اتنی مطلق یا من مانی نہیں ہے جتنی تجویز کی گئی ہے۔ تاہم، یہ فرض کرتے ہوئے کہ کلکٹر کے پاس بہت وسیع اختیارات ہیں، یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دفعہ 4(h) جاگیر کے حصول کے قانون کا ایک حصہ ہے جیسا کہ ایکٹ کے ذریعے نافذ کیا گیا ہے اور یہ اس مشینری کا ایک لازمی حصہ ہے جس کے ذریعے جاگیر کا حصول ہوتا ہے۔ یہ ایکٹ حصول کا ایک درست قانون ہے اور اس کے پورے مقصد کو اس وقت تک شکست دی جا سکتی ہے جب تک کہ دفعہ 4(h) میں ایسی کوئی شق موجود نہ ہو۔ یہ ایکٹ جائیداد کے حصول کے لیے قانون ہونے کی وجہ سے اس کا سوال یا درخواست کنندگان کے بنیادی حقوق پر کوئی غیر معقول پابندی عائد کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ کسی بھی صورت میں دفعہ 4(h) سمیت ایکٹ کو آئین کے آرٹیکل 31- A کے ذریعے تحفظ حاصل ہے۔

اس کے مطابق درخواست کو اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔